عَالِمِ الْغَيْبِ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ

دجالی ٹولے کی بارگاہِ خداوندی میں بے ادبی کے خلاف

میاں صغیر کوٹلوی اور مولوی زاہد نعمانی

کفریات کے مرتکب

ہر دو پہ

👈 توبہ ضروری

👈 تجدیدِ ایمان ضروری

👈 تجدیدِ نکاح ضروری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک گدی نشین بنام میاں صغیر کوٹلوی نے اپنے خطاب میں بڑے جوش کے ساتھ کہا:

"خدا کی قسم میں یہ جملہ بڑی بیداری سے کہنا چاہتا ہوں۔ رب کائنات جہاں کہیں سوچتا ہے، ہلاکتیں بربادیاں اندھیرے زیادہ آگئے ہیں وہاں اللہ اپنے نمائندے کو بھیج کے اندھیروں کو جلاوطن کرتا ہے۔"

میاں صغیر کوٹلوی کے ویڈیو کلپ کو اس لنک پہ ملاحظہ کیا جا سکتا ہے:

https://youtu.be/D6H-G-ExRP0

جب میاں صغیر کوٹلوی کی یہ گفتگو منظرِ عام پہ آئی تو اہلِسنت کے ایک مقتدر عالمِ دین علامہ پیر یمین الدین برکات احمد چشتی صاحب نے میاں صغیر کوٹلوی کو متوجہ کرنے کے لیے ایک ویڈیو پیغام جاری کیا جسے اس لنک پہ ملاحظہ کیا جا سکتا ہے:

https://youtu.be/OB82SyIXU6M

اور اس کے ساتھ ساتھ اہلِسنت کے ایک مقتدر مفتی علامہ زاہد محمود مدنی صاحب نے بیانِ حکم کی خاطر فتوی جاری کیا۔

مفتی زاہد محمود مدنی صاحب سے کیا جانے والا سوال اور اس کا جواب اگلے صفحہ پہ ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

سوال:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

ذات باری تعالیٰ کے لیے "سوچنے" کا لفظ استعمال کرنا کیسا ہے۔

ایک گدی نشین بنام میاں صغیر کوٹلوی نے اپنے ایک خطاب میں کہا:

"خدا کی قسم میں یہ جملہ بڑی بیداری سے کہنا چاہتا ہوں۔ رب کائنات جہاں کہیں سوچتا ہے۔"

متعلقہ ویڈیو کلپ ساتھ منسلک ہے۔ جس میں واضح طور پر سنا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے سوچنے اور "جہاں کہیں" کے ذریعے مکان کا اثبات بھی کیا جا رہا ہے۔

میاں صغیر کوٹلوی پر از روئے شرع کیا حکم لگتا ہے؟

بینوا توجروا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دار الافتاء زاہدیہ رضویہ (انٹرنیشنل)

DARUL IFTAH ZAHIDIYA RAZAVIYYAH

مفتی محمد زاہد محمود مدنی +92300-2920872

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ
اَمَّا بَعْدُ:

الجواب بعون الملک الوہاب

اللہ تعالیٰ کے متعلق شخص مذکور کا یہ کہنا کہ: ''اللہ جہاں کہیں سوچتا ہے'' : یہ شانِ باری تعالیٰ کے لائق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشہادۃ ہے۔ اسے کسی مقام پر سوچنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اور نہ وہ کسی معاملے میں عاجز آتا ہے کہ اسے سوچنے کی ضرورت پڑے۔ اس قول سے اللہ تعالیٰ کی صفت عالم الغیب اور صفت قدرت کی نفی لازم آتی ہے۔

لان التفکر من عوارض البشر.

والتفکر یستلزم عدم العلم بنتائج الاشاء حین التفکر.

وان التفکر یکون للوصول الی الصواب فیما اذا احتمل الخطاء والصواب فی شئی.

واللہ سبحانہ و تعالیٰ منزہ وجوبا عن تلک الھفوات.

لہذا شخص مذکور کا قول اللہ تعالیٰ کی صفات کے انکار کو مستلزم صریح گمراہی بلکہ کفر ہے۔ قائل علانیہ توبہ کرے اور تجدید ایمان کرے۔

کتبہ

مفتی محمد زاہد محمود مدنی (آف جڑانوالہ)

رئیس دار الافتاء زاہدیہ رضویہ (انٹرنیشنل)

25-01-22

علامہ پیر یمین الدین برکات احمد چشتی صاحب کی گفتگو انتہائی ناصحانہ اور مفتی زاہد محمود مدنی صاحب کا فتوی مختصر ہونے کے باوجود مدلل ہے۔ اس کے بعد میاں صغیر کوٹلوی کے پاس کسی بہانہ کی گنجائش نہ تھی۔ لیکن جوابا میاں صغیر کوٹلوی نے اپنا توبہ نامہ جاری کرنے کے بجائے اشرف آصف دجالی کے دستِ راست اور اس کے وکیل وترجمان، جسے وہ اعلانیہ طور پر اپنا وکیل وترجمان مقرر کرکے دستخطی اعلامیہ جاری کرچکا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً!

ہمارے موقف پر مناظرہ کے لحاظ سے بعض لوگوں کی طرف سے مطالبہ کیا گیا کہ میں مناظرہ کے لیے اپنا ترجمان اور مناظر مقرر کروں۔ چنانچہ آج مورخہ 29 نومبر 2020ء / ۱۳ ربیع الثانی ۱۴۴۲ھ بروز اتوار کو بندۂ ناچیز نے اپنے تلمیذ رشید مرکز صراط مستقیم کے مدرس، شیخ الحدیث مفتی محمد زاہد نعمانی قادری جلالی کو اس سلسلہ میں اپنی طرف سے اس موضوع پر مناظر مقرر کردیا ہے۔ بندۂ ناچیز ان شاء اللہ ان کی فتح اور خدانخواستہ شکست کا ذمہ دار ہے۔

جلالی سٹریٹ تاج باغ فیز III، لاہور

www.siratemustaqeem.net info@siratemustaqeem.net

DrAshrafAsifJalali TehreekSirateMustaqeem DrAshrafAsif

0300-9472658 0301-4743845 0302-4303623

اشرف آصف دجالی کے اس دستِ راست نے میاں صغیر کوٹلوی کی گفتگو میں تاویل کی کوشش کی اور یہ بتانا چاہا کہ:

"میاں صغیر کی گفتگو میں "سوچ" کے معنی "تدبیر" کے ہیں جو شانِ باری تعالی کے خلاف نہیں۔"

اشرف دجالی کے دستِ راست اور میاں صغیر کوٹلوی کے وکیلِ صفائی کی گفتگو کچھ اس طرح ہے:

سائل نے سوال کیا کہ:

آج سارے لوگوں کو تعجب ہے کہ ایسا کیسے ہو گیا، بلکہ اللہ بھی اپنے دل میں سوچتا ہو گا کہ یہ کیا ہو گیا۔

اس پر شارح بخاری مولانا شریف الحق امجدی صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ انہوں نے بیان فرمایا کہ اس جملہ میں تین طرح سے کفر ہے۔

اب اس بیوقوف کو برکات چشتی کو یہ تو کم از کم دیکھ لینا چاہیے تھا کہ کفر کا جو فتوی لگایا ہے وہ کس بنیاد پر لگا ہے؟ تین کفر انہوں نے گنوائے ہیں اس جملہ میں۔ لیکن کونسے کفریات ہیں تین؟ فرماتے ہیں کہ:

اس جملے میں تین کفریات ہیں:

اللہ تبارک و تعالی کے لیے دل ماننا۔

کہ دل مان لینا۔ کیونکہ سائل نے کہا تھا کہ:

اللہ دل میں سوچتا ہو گا۔ یہ دل کا لفظ اس نے بولا تو فرمایا کہ دل ماننا یہ کفر ہے۔

اور دوسرا اس نے کہا کہ: سوچتا ہو گا۔

یہ عدمِ علم کا اس نے قول کیا۔ عالم الغیب ہونے سے انکار ہے۔ یہاں یہ کفر گنوایا۔

"کیونکہ سوچتا ہو گا اور اللہ سوچتا ہے"

یہ زمین آسمان کا فرق ہے۔

سوچنا اردو لغت کے لحاظ سے یہ تدبیر کے معنی میں ہے اور

یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ

اللہ کی شان ہے۔ اللہ تدبیر فرماتا ہے۔

تو لہذا جو قائل کہہ رہا تھا کہ "سوچتا ہو گا" جس طرح عرف میں کہتے ہیں کہ:

اللہ بھی معاذاللہ سوچتا ہو گا کہ کیسے ہو گیا؟

تو اس پر انہوں نے گرفت فرمائی کہ یہ جملہ عدمِ علم کو ثابت کرتا ہے کہ معاذاللہ اللہ عالم الغیب نہیں ہے۔ تو اس بنیاد پر یہ کفر ہے۔

لہذا اس پورے فتوی میں کسی جگہ یہ نہیں بیان کیا گیا کہ اللہ کے لیے لفظِ سوچ جو تدبیر کے معنی میں ہوتا ہے وہ بولنا کفر ہے۔

تو میاں صاحب نے نہ دل بولا ہے نہ کوئی اور جملہ بولا ہے۔ لہذا کسی طرح بھی اس کو میاں صاحب پر فٹ کرنا یہ کوئی علمی دیانت نہیں ہے۔ انتہاء کی خیانت ہے یہ۔

اس فتوی میں کسی طور پر بھی یہ ثابت تو کیا نہیں جا سکتا کہ لفظِ سوچ پر کوئی فتوی صادر ہوتا ہے۔ اور یہ بار بار میں واضح کر رہا ہوں کہ لفظِ سوچ تدبیر کے معنی میں ہے اور تدبیر اللہ کی شان ہے۔

لیکن ہمیں افسوس ہے کہ ہمارا پالا کن جاہلوں سے پڑا ہوا ہے۔ ہمیشہ میری تمنا ہی رہی کہ:

شکست کھائے ذرا سی تو پانی پانی ہو

میں چاہتا ہوں کہ دشمن بھی خاندانی ہو

کوئی خاندانی بندہ کوئی علمی بندہ ملا ہی نہیں آج تک۔ انتہی

اشرف آصف دجالی کے دستِ راست اور میاں صغیر کوٹلوی کے وکیلِ صفائی کی مکمل گفتگو اس لنک پہ ملاحظہ کی جا سکتی ہے:

https://youtu.be/7Q-PlV7Mu40

دریافت طلب امر یہ ہے کہ میاں صغیر کوٹلوی اور اشرف آصف دجالی کے وکیل ونمائندہ زاہد دجالی پہ ازروئے شرع کیا حکم لگتا ہے؟

بینوا توجروا

الجواب

بعون عَالِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْکَبِیرِ الْمُتَعَال

میاں صغیر کوٹلوی کا ذاتِ باری عزاسمہ کی جانب "سوچنے" کی نسبت کرنا اور پھر تنبیہ کے بعد بھی اس پہ اڑے رہنا اور یونہی زاہد دجالی کا میاں صغیر کے اس فعلِ بد کا دفاع کرنا، پھر اپنے مقابل افراد کو "غیر خاندانی" کہنا جبکہ اس ٹولے کا جھگڑا بالخصوص ساداتِ کرام سے ہے، متعدد وجہ سے کفر ہے۔ میاں صغیر کوٹلوی اور زاہد دجالی جسے اشرف آصف دجالی کا نمائندہ ووکیل بتایا گیا ہے، ہر دو پر توبہ، تجدیدِ ایمان اور بیوی رکھتے ہوں تو تجدیدِ نکاح ضروری ہے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ:

"سوچ، سوچنا، سوچے گا، سوچا، سوچتا ہے، سوچتا ہو گا" اس قسم کے الفاظ شانِ باری تعالی کے یکسر خلاف ہیں۔ کیونکہ سوچ وبچار کو جہالت لازم ہے۔ مَعَاذَ اللهِ عَالِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعَالَی عَمَّا یُشْرِکُونَ

وہ کریم جل وعلا خود اپنی شان بیان کرتا ہے:

عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ

ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا، اور وہ ہی حکمت والا خبر والا۔

فرماتا ہے جل وعلا:

عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ سَوَاءٌ مِنْكُمْ مَنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ

ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والا، عظمت والا، عالی شان۔ تم میں سے جو شخص بات چھپائے اور جو اعلانیہ کرے، جو رات کو چھپے اور جو دن کو ظاہر ہو سب اس کے علم میں برابر ہیں۔

اور فرماتا ہے عزاسمہ:

ذَلِكَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ

وہ عظمت والا ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والا، غالب، مہربان ہے۔

اور فرماتا ہے جل وعلا:

عَالِمِ الْغَيْبِ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ

ہر چھپی ہوئی چیز کو جاننے والا۔ اس کے علم سے کوئی ذرہ بھر چیز پوشیدہ نہیں، نہ آسمانوں میں نہ زمین میں، نہ اس سے کوئی چھوٹی چیز اور نہ ہی بڑی چیز مگر وہ روشن کتاب میں ہے۔

اور فرماتا ہے جل جلالہ:

قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ

اے حبیب پیارے آپ فرمایئے: اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے بنانے والے، ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والے، آپ ہی اپنے بندوں کے بیچ فیصلہ فرمائیں گے ان سب امور میں جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

اور فرمایا:

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ

وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر چھپی ہوئی اور ہر ظاہر چیز کو جاننے والا وہ ہی بڑا مہربان رحم والا۔

اس کی شان سوچنا نہیں بلکہ خود فرماتا ہے:

إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ

ہم جب کسی چیز کا ارادہ کریں تو ہمارا کہنا بس یہی ہے کہ ہم اس سے کہتے ہیں: ہو جا۔ تو وہ ہو جاتی ہے۔

پس جو شخص ذاتِ باری تعالی کے لیے "سوچ" یا اس کے مشتقات میں سے کوئی لفظ بولتا ہے وہ اللہ جل وعلا سے علم کی نفی اور جہل کا اثبات کرتا ہے جس کے کفر ہونے میں کوئی شک نہیں۔

قدرے تفصیل یہ ہے کہ:

سوچ کے عرفی مفہوم پر غور کی جائے تو خلاصہ یہ بنتا ہے کہ:

"کسی نتیجے کو حاصل کرنے کے لیے ذہن میں موجود معلومات کو ترتیب دینا، ان میں غور وفکر کرنا۔"

ظاہر سی بات ہے کہ غور وفکر، سوچ وبچار اسی وقت کی جائے گی جب "نتیجہ" معلوم نہ ہو گا۔ اگر نتیجہ معلوم ہو تو سوچ وبچار کے کوئی معنی ہی نہیں بنتے۔

سو ماننا پڑے گا کہ "سوچ وبچار" کو "نتیجہ" کی جہالت لازم ہے، نتیجہ کی جہالت ہو گی تو سوچ وبچار کا مرحلہ آئے گا اور اگر نتیجہ کی جہالت نہ ہو تو سوچ وبچار کا مرحلہ نہیں آتا۔

پس معاذ اللہ ثم معاذ اللہ جو شخص ذاتِ باری تعالی کے لیے "سوچ" کو ثابت کرے وہ ذاتِ باری تعالی سے علم کی نفی اور "جہل" ثابت کرنا چاہتا ہے۔ سُبۡحَانَهُۥ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوّٗا كَبِيرٗا

علامہ ابو الحسن آمدی متوفی 631ھ أبکار الأفکار میں فرماتے ہیں:

"نظر، تفکر، اعتبار" الفاظ مختلف ہیں لیکن معنی ایک ہیں۔

پھر نظر وفکر کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اَلَّذِيْ يَطْلُبُ بِهٖ مَنْ قَامَ بِهٖ عِلْمًا أَوْ غَلَبَةَ ظَنٍّ

یعنی نظر، فکر، تفکر، سوچ، بچار کا مطلب ہے:

وہ صفت جس کا موصوف اس کے ذریعے یقین یا غلبۂ ظن کا متلاشی ہو۔

(أبكار الأفكار في أصول الدين 1/125)

امام ابو سعد عبد الرحمن متولی نیشاپوری متوفی 478ھ فرماتے ہیں:

أمّا النظر فهو فكر القلب والتأمُّل في حق المنظور لطلب حقيقة علم أو غلبة ظنٍ.

نظر (یعنی سوچ) دل کا حقیقتِ علم یا غلبۂ ظن ڈھونڈتے ہوئے منظور کے حق میں فکر وتامل ہے۔

(المغنی صفحہ 3)

ابو البقاء کفوی حنفی متوفی 1094ھ مراتبِ علم بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

ثم الفكر: وهو الانتقال من المطالب إلى المبادئ ورجوعها من المبادئ إلى المطالب

یعنی سوچ وفکر: مطلوبہ اشیاء سے حاصل شدہ معلومات کی طرف جانے اور پھر حاصل شدہ معلومات سے مطلوبہ اشیاء کی جانب لوٹنے کا نام ہے۔

(الکلیات ص **67**)

واضح سی بات ہے کہ "یقین" اور "غلبۂ ظن" جو کہ علم کی قسمیں ہیں، ان کی تلاش جبھی ہو سکتی ہے جبکہ موصوف کو یہ صفت یعنی "صفتِ علم" حاصل نہ ہو۔ اگر حاصل ہو اور پھر بھی تلاش کرے تو تحصیلِ حاصل لازم آئے گی جو محال ہے۔ اسی طرح مطالب سے مبادی اور پھر مبادی سے مطالب کی جانب آمد ورفت بھی جہالت مٹانے ہی کے لیے ہوتی ہے۔

پس اگر سوچ، فکر، تفکر وغیرھا کا ذاتِ باری تعالی کے لیے اثبات کیا جائے تو ذاتِ باری

تعالیٰ سے "علم" کی نفی اور معاذ اللہ "جہل" کا اثبات کرنا پڑے گا۔ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا

یہی وجہ ہے کہ جب مولانا شریف الحق امجدی صاحب سے اس قسم کا سوال ہوا تو انہوں نے قائل کے بارے میں صاف صاف فتویٰ دے دیا کہ :

- وہ دائرۂِ اسلام سے نکل گیا۔
- اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔
- اب اگر اس کی بیوی اس سے نکاح نہ کرنا چاہے تو اس کی بیوی کو مجبور نہیں کیا جا سکتا ،وہ آگے نکاح کر سکتی ہے۔

مولانا شریف الحق صاحب سے کیا جانے والا سوال اور جواب ملاحظہ ہو :

سوال :

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص جس کا نام کلیم ہے۔ اس کا اپنے خاص رشتہ داروں سے بہت شدید اختلاف ہوا۔ نوبت ایک دوسرے کی جان لینے تک آگئی۔ بعد میں جب صلح کی بات چیت ہونے لگی تو اس پر کلیم نے ہنستے ہوئے کہا کہ :

آج سارے لوگوں کو تعجب ہے کہ ایسا کیسے ہو گیا، بلکہ اللہ بھی اپنے دل میں سوچتا ہو گا کہ یہ کیا ہو گیا۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسے الفاظ سے کلیم کے ارتداد کا حکم ہوتا ہے کہ نہیں؟ اور کلیم کا نکاح فسخ ہو گا یا نہیں؟ اور اگر کلیم کی بیوی کلیم کے ساتھ نکاح کرنے پر رضا

مند نہ ہو تو اس کی شادی دوسری جگہ ہو سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب:

یہ جملہ کہ: "اللہ بھی اپنے دل میں سوچتا ہو گا" یقینا صریح کفر ہو گا۔ اس جملے میں تین کفریات ہیں:

اللہ تبارک وتعالی کے لیے دل ماننا۔ دل جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔ اللہ تعالی جسم اور اعضائے جسمانیات سے منزہ ہے جو اللہ تعالی کے لیے کوئی عضو مانے وہ کافر ہے۔

دوسرا یہ کہ اس نے کہا: "سوچتا ہو گا"

سوچتا وہ ہے جو عالم الغیب نہ ہو اور قدرت نہ رکھتا ہو۔ اللہ تعالی کے لیے سوچنے کا اثبات اس کے قادر ہونے اور عالم الغیب ہونے سے انکار ہے۔

پھر اس نے کہا: "کیا ہو گا"

اس کا صریح مطلب یہ ہے کہ: اللہ عزوجل نہیں جانتا تھا کہ ان دونوں میں صلح ہو گی۔ یہ بھی کفر ہے۔

کلیم یہ کلمۂ کفر بکنے کی وجہ سے کافر و مرتد ہو گیا، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ اگر اس کی بیوی اس کے ساتھ دوبارہ نکاح پہ راضی نہ ہو تو وہ اسے مجبور نہیں کر سکتا، وہ کہیں اور بھی نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ تعالی اعلم

(فتاوی شارح بخاری 1/162 ، 163)

اور علامہ مفتی محمد زاہد محمود مدنی صاحب کا فتوی بھی اس مطلب میں بالکل واضح اور مدلل ہے۔ اس کے باوجود میاں صغیر کوٹلوی اور زاہد دجالی کا اس کفر پہ اڑ جانا بد نصیبی کی

علامت ہے۔ اس سے پہلے یہ لوگ سیدۃ نساءِ اہل الجنۃ کی گستاخی کر کے اس گستاخی پہ اڑ گئے اور آج امت دولخت ہو چکی ہے لیکن اس بد بخت ٹولے کو توبہ کی توفیق نہ ملی، ان کا وہی رویہ اس مسئلہ میں بھی بر قرار ہے۔

میاں صغیر کوٹلوی کے وکیلِ صفائی نے کہا:

"کیونکہ سوچتا ہوگا اور اللہ سوچتا ہے" یہ زمین آسمان کا فرق ہے۔ اھ

اس قسم کی جہالتیں اس ٹولے سے قطعا بعید نہیں۔ اس ٹولے کا امام و پیشوا اشرف آصف دجالی اس سے پہلے:

إن الإمكان إذا كان متعلقا بالماضي يستلزم الوقوع

کو بطورِ ضابطہ پیش کر چکا اور "**عصمت شرطِ نبوت است**" کے معنیٰ: "جسے معصوم مانو اسے نبی ماننا ضروری ہے۔" کر چکا۔ اس ٹولے اور علم کے بیچ انفصالِ حقیقی پایا جاتا ہے۔

اس جاہل کی گفتگو سے صاف ظاہر کہ اس کی نظر میں علامہ شریف الحق امجدی صاحب کا فتویٰ:

"ہو گا" پر ہے۔ اور چونکہ میاں صغیر کوٹلوی نے "ہو گا" کی جگہ "ہے" بولا، لہذا فتویٰ بدل گیا۔

حالانکہ مولانا شریف الحق امجدی صاحب نے صاف لکھا:

اللہ تعالیٰ کے لیے سوچنے کا اثبات اس کے قادر ہونے اور عالم الغیب ہونے سے انکار ہے۔ اھ

(فتاوی شارح بخاری 163/1)

یعنی فتوی ذاتِ باری تعالی کے لیے "سوچ" کا لفظ بولنے کی وجہ سے ہے، نہ کہ "ہو گا" بولنے کی وجہ سے۔

ویسے بھی" گا" ، "ہے" ، "تھا" کے فروق تو مخلوقات کے لیے ہیں، ذات وصفات باری عز اسمہ مکان وزمان کی قیدوں سے پاک ہیں۔ لیکن دجالی ٹولہ جہالت کے ایسے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں پڑا ہوا ہے جہاں علم کی کوئی ایک کرن بھی نہیں پہنچتی۔ اور اس پہ طرہ یہ کہ اپنے علاوہ سب کو جاہل سمجھتے ہیں:

؎بریں عقل ودانش ببايد گريست

رہی بات میاں صغیر کوٹلوی کے وکیلِ صفائی کے اپنے مقابل علمائے اہلِسنت کو "غیر خاندانی" ہونے کا طعنہ دینے کی۔۔۔ تو اگرچہ یہ لوگ اس سے بڑے جرم کا ارتکاب کرنے کے بعد اس پہ سینہ زوری کیے بیٹھے ہیں، بہر حال اس ناہنجار کا یہ قول بھی کفر ہے۔ کیونکہ یہ زاہد دجالی اپنی گفتگو میں بارہا امام حجۃ الاسلام سید عرفان شاہ صاحب مشہدی، جگر گوشۂِ امیرِ ملت پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی، جگر گوشۂِ غزالئِ زماں قبلہ سید ارشد سعید کاظمی شاہ صاحب، خانوادۂِ حضورِ اعلی سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اور دیگر سادات کرام کو مخاطب بنا چکا اور خاص اس گفتگو میں بھی حضرت قبلہ سید صداقت شاہ صاحب دام اقبالہ کا ذکر کر رہا ہے۔ جس کا صاف مطلب یہ نکلتا ہے کہ:

یہ ناہنجار آلِ رسول ﷺ کو بھی "خاندانی" نہیں سمجھ رہا۔

یہ صاف صاف خاندانِ رسول ﷺ کو گالی ہے جو کفر ہے۔

خاندانِ رسول ﷺ کے افراد ہونے کے ساتھ ساتھ یہ تمام ہستیاں اربابِ علم ودانش

بھی ہیں۔ یعنی شرفِ حسب و نسب ہر دو ان عظمت والی ہستیوں میں جمع ہیں ، ایسی ہستیوں کی بے ادبی اور ان کے لیے گھٹیا الفاظ کا استعمال کرنے والے کے لیے علمائے اسلام نے انتہائی سخت حکم بیان کیا ہے۔

"تنقیح الفتاوی الحامدیۃ" میں ہے:

(سئل) في رجل عامي شتم رجلين من علماء دين الإسلام وآل بيت النبي عليه أفضل الصلاة وأتم السلام وحقرهما واستخف بهما وبالدين مع كونه شريرا ساعيا بالفساد فهل إذا ثبت عليه ما ذكر بوجهه الشرعي يقتل؟

(الجواب) : نعم قال في البحر ولو صغر الفقيه أو العلوي قاصدا الاستخفاف بالدين كفر وقال الزيلعي في كتاب الجنايات الساعي في الأرض بالفساد يقتل بما يراه الإمام اهـ

ایک عامی شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے دو مسلمان علماء جو رسول اللہ ﷺ کے خاندانِ پاک سے تعلق رکھنے والے تھے ، انہیں گالی دی ، ان کی تحقیر کی اور ان دونوں کے ساتھ اور دین کے ساتھ استخفاف کیا، نیز وہ شخص شرارتی اور فسادی ہے۔ کیا جب اس شخص پر یہ سب شرعی طور پر ثابت ہو جائے تو اسے قتل کیا جائے گا؟

اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

ہاں (یعنی وہ شخص قتل کا مستحق ہے)

البحر الرائق میں فرمایا: اگر استخفاف کے ارادے سے فقیہ یا سید کے نام کی تصغیر بنائے تو کافر ہو جائے گا۔ امام زیلعی نے کتاب الجنایات میں فرمایا: زمین میں فساد کی کوشش

کرنے والا حاکم کی رائے کے مطابق قتل کر دیا جائے۔

(تنقیح الفتاوی الحامدیۃ 101/1)

ہم کسی شخص کے واجب القتل ہونے کا فتوی تو نہیں دے رہے لیکن ایسے مفسدین کے بارے میں علمائے اسلام کی رائے کا اظہار کر رہے ہیں۔

خلاصۂ گفتگو یہ ہے کہ:

میاں صغیر کوٹلوی اور زاہد دجالی پر ان کفریات سے توبہ لازم، تجدیدِ ایمان ضروری، اگر بیوی رکھتے تھے تو تجدیدِ ایمان کے بعد تجدیدِ نکاح ضروری۔ اور اگر یہ دونوں ان کفریات سے توبہ نہیں کرتے تو اہلِ اسلام پہ لازم ہے کہ ان سے تعلقات توڑ دیں، ان کے ساتھ اٹھنا، بیٹھنا، سلام، کلام سب ترک کر دیں۔

اللہ جل وعلا کا ارشادِ گرامی ہے:

وَلَا تَرْكَنُوٓا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ

اور ظالمو کی جانب مت جھکو، کہیں تمہیں آگ نہ آن پہنچے۔

(سورہ ہود 113)

رہی میاں صغیر کوٹلوی کے وکیلِ صفائی اور اشرف آصف دجالی کے وکیل و نمائندہ کی یہ تاویل کہ:

یہاں "سوچ" ، "تدبیر" کے معنی میں ہے۔

تو میں کہتا ہوں کہ:

گستاخوں کا کل ساز و سامان اسی قسم کی تاویلات ہیں۔ اور اللہ جل وعلا درجات بلند کرے

ان علمائے اسلام کے جنہوں نے مفسدین کے ان بہانوں کا دروازہ بند کر دیا۔

کیونکہ "سوچ" "غور و فکر" کے معنی میں صریح ہے اور لفظِ صریح میں تاویل مقبول نہیں۔ جیسا کہ ہمارے علماء نے سلفا خلفا صراحت کی:

ادعاء التأويل في لفظ صراح لا يقبل

یعنی واضح لفظ میں تاویل مقبول نہیں۔

(الشفا 480/2 ، امتاع الاسماع 378/14 ، سبل الہدی والرشاد 25/12 ، شرح زرقانی علی المواہب 332/7)

میاں صغیر کے جاہل نمائندہ کے بقول اگر اس بات کو مان لیا جائے کہ "سوچ" کے معنی "تدبیر" کے ہوتے ہیں ، جب بھی میاں صغیر کی گفتگو میں "تدبیر" معنی کرنے کی گنجائش نہیں۔

میاں صغیر کے جملے ہیں:

"رب کائنات جہاں کہیں سوچتا ہے، ہلاکتیں بربادیاں اندھیرے زیادہ آ گئے ہیں وہاں اللہ اپنے نمائندے کو بھیج کے اندھیروں کو جلاوطن کرتا ہے۔"

گفتگو اپنے مطلب میں بالکل واضح ہے کہ میاں صغیر خدائی نمائندے کے بھیجے جانے سے پچھلے مرحلے اور پچھلی حالت کو بیان کر رہا ہے۔ اور وہ حالت ہے ہلاکتوں، بربادیوں اور اندھیروں کا زیادہ ہو جانا۔

میاں صغیر کا کہنا ہے کہ : جب بربادیاں زیادہ ہو جاتی ہیں اور اللہ تعالی اس کو سوچتا ہے۔۔۔(**معاذ اللہ من ذلک**)

اب اگر میاں صغیر کے جاہل ترجمان کے مطابق یہاں "سوچ" کے معنی "تدبیر" بنائے جائیں تو گفتگو اس طرح بنے گی:

رب کائنات جہاں کہیں تدبیر کرتا ہے کہ ہلاکتیں بربادیاں اندھیرے زیادہ آ گئے ہیں الخ

کیا کوئی معمولی سی عقل کا حامل اردو دان اس جملے کو اردو محاورے کے لحاظ سے درست کہہ سکتا ہے؟

"ہلاکتیں اور بربادیاں زیادہ آ جانے کی تدبیر" کا مطلب کیا بنے گا؟ کیا کوئی ذی شعور آدمی اس کی وضاحت کر سکتا ہے؟

الغرض!

میاں صغیر کو ٹلوی کی ذاتِ باری تعالی کی جانب سوچنے کی نسبت، پھر تنبیہ کے باوجود اس پہ اڑ جانا، زاہد دجالی کی جانب سے اس کفر کا دفاع، ساداتِ کرام کے نسب پہ حملہ یہ سب امور کفریات سے ہیں اور ان دونوں شخصوں اور ان کے کفریات پر اطلاع پانے کے بعد اس سے راضی رہنے والوں پر توبہ لازم۔

هذا ما عندی واللہ عز اسمه اعلم

انا العبد الفقیر الی مولای الغنی

ابو اریب محمد چمن زمان نجم القادری

رئیس جامعۃ العین ۔ سکھر

02 شعبان المعظم 1443ھ / 06 مارچ 2022ء